پاکستان کو ایک اسلامی نظریاتی ریاست بنانے کی راہ میں حائل مذکورہ رکاوٹیں آج بھی لا علاج نہیں ہیں اور ان کی قوت آج بھی دینی حلقوں کی اجتماعی قوت کے سامنے ناقابلِ شکست نہیں ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ اہل السنت والجماعۃ کے تینوں مکاتبِ فکر (دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث) کے علماء کرام گروہی تشخصات اور تعصبات کے دائرہ سے نکل کر باہمی اشتراکِ عمل کو فروغ دیں اور ایک ایسا فکری، علمی اور دینی پلیٹ فارم قائم کریں جو ان مسائل کے ادراک اور تجزیہ کے ساتھ ساتھ اجتماعی فکری راہنمائی اور مذہبی و عوامی حلقوں کی ذہن سازی کا کردار ادا کر سکے۔ اس پلیٹ فارم کا عملی سیاسی گروہ بندی سے کوئی تعلق نہ ہو اور وہ خالص دینی اور علمی بنیاد پر اجتماعی مسائل کا حل پیش کرتے ہوئے قوم کی راہ نمائی کا فریضہ سرانجام دے۔ علماء کرام اس نوعیت کا پلیٹ فارم قائم کر کے جب عملاً آپس میں مل بیٹھیں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ قوم کو فکری انتشار اور سیاسی انارکی کی اس دلدل سے نکالنے کی کوئی راہ تلاش نہ کر سکیں جس نے اس وقت قوم کے ہر ذی شعور فرد کو پریشانی اور اضطراب سے دوچار کر رکھا ہے۔

بقیہ: تعارف و تبصرہ

ادراک نہیں تھا اور ظاہر بین حضرات نے صوفیائے کرامؒ کی ان اصطلاحات کو موردِ طعن و اعتراض بنا لیا۔

گذشتہ دنوں جناب ابوالخیر اسدی نے "مقامِ نبوت کی غلط تعبیر" کے نام سے ایک رسالہ میں یہی روش اختیار کی اور وحدت الوجود، حقیقتِ محمدیہ، نبوت ذاتی و عرضی اور اس قسم کے خالص علمی اور دقیق فلسفیانہ مباحث کے حوالہ سے برصغیر کے نامور متکلم، فلسفی اور صوفی حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے بعض مضامین کو ہدفِ تنقید بنایا۔ زیر نظر رسالہ میں استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ العالی نے جناب اسدی کے ان اعتراضات کا علمی انداز میں جواب دے کر یہ واضح کیا ہے کہ مولانا نانوتویؒ اور دیگر صوفیاء کرامؒ پر اسدی صاحب اور اسی قبیل کے دیگر حضرات کے اعتراضات میں کوئی وزن نہیں ہے۔ اہلِ علم کے لیے اس رسالہ کا مطالعہ خاصی دلچسپی کا باعث ہوگا۔

اللہ کی رحمت کا خزانہ

مرتب حافظ نذیر احمد نقشبندی

ناشر حبیب کلاتھ ہاؤس، ۲۰ خاکوانی کلاتھ مارکیٹ گوجرانوالہ

کتابت و طباعت عمدہ صفحات ۱۹۲

یہ قرآن کریم کی گیارہ سورتوں، نماز کے فضائل، حج و عمرہ کے فضائل اور طریقہ، درود شریف کے فضائل اور ذکر کی فضیلت اور مختلف اوقات کی مسنون دعاؤں کا خوبصورت مجموعہ ہے جسے خانقاہ سراجیہ مجددیہ کندیاں کے خادم خصوصی جناب حافظ نذیر احمد نقشبندی مجددی نے مرتب کیا ہے اور جناب شیخ خورشید انور، جناب شیخ محمد یوسف اور ان کے دیگر برادران نے اپنے والدین اور ہمشیرہ مرحومہ کے ایصالِ ثواب کے لیے شائع کیا ہے جو مذکورہ بالا پتہ کے علاوہ انور پلازہ، مین بازار، وزیر آباد سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

بقیہ: ایسٹر

القصہ مسیحیوں نے سورج پوجا کے زیر اثر بت پرستوں کا یہ تہوار اپنا لیا تھا البتہ کاتھولک نقیب کا یہ کہنا غلط ہے کہ مسیحیوں نے اس دیوی کو بھلا دینے کے لیے موسم بہار میں آنے والی عید کا نام ایسٹر رکھ دیا۔ کیونکہ اگر ایسٹر دیوی کو بھلانا مقصود ہوتا تو اس عید کا نام پھر سے ایسٹر نہ رکھتے مسیح کے نام سے موسوم کرتے۔

اس تمام بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایسٹر مسیح کی یاد میں نہیں منایا جاتا بلکہ ایسٹر دیوی کی یاد کو تازہ رکھنے کی عید ہے۔